جناب عبداللہ اتل
ترجمانی: مولانا سید سلمان حسینی ندوی

اندھا یورپ

عالمی یہودیت اور اس کی خفیہ حکومت نے اپنے خوفناک ہتھیاروں، ماسونیت، بنائی - برت، صہونیت اور سامی مخالف جیسی سازشی تنظیموں اور سونے کے ان ذخائر کے ذریعہ جن پر انیسویں صدی کے اواسط سے ان کا قبضہ ہوگیا تھا، یوروپ اور امریکا میں زبردست کامیابی حاصل کی، اور برطانیہ فرانس امریکہ اور سوویت یونین پر اپنی خفیہ حکومت کا سکہ جاری کردیا۔

انیسویں صدی گذرتے گذرتے یہودیوں نے امریکا اور یوروپ کے اکثر ممالک پر اپنا شکنجہ کس لیا تھا۔

۱- روتھشیلڈ کمپنی اور اپنے کروڑ پتی ساہوکاروں، مائڈسن، باروخ، فرانکفورٹ، لازاردمرگنٹو، سلیگمان، جیڑاوس اور کفلر کے ذریعہ یہودیوں نے دنیا کے اکثر سونے کے ذخائر پر قبضہ کیا۔

۲- امریکا اور یوروپ میں اپنے سنٹرل بنکوں کے ذریعہ سکے جاری کئے۔

۳- امریکا اور اکثر یوروپین ممالک میں زبردست انوسٹمنٹ کے ذریعہ ریلوے نظام قائم کیا

۴- دنیا بھر کی الماس، چاندی، پیتل، اور نیکل کی کانوں پر قبضہ کیا۔

۵- ساسن کمپنی کے ذریعہ دنیا میں افیم کی تجارت اپنے ہاتھ میں لی۔

۶- مخرب اخلاق فلموں کو تیار کرنے اور انہیں پھیلانے کیلئے فلم انڈسٹری کے عالمی سطح پر مالکانہ اختیارات حاصل کئے

۷- مختلف حکومتوں کے درمیان تجارتی تبادلوں اور منافع اور کمیشن طے کرنے کے عالمی اختیارات کا حصول۔

۸- ازدواجی زندگی، اور گھروں کے ماحول کو تباہ کرنے کیلئے فیشن شوز اور عریانیت کا فروغ

۹- دنیا کے دو اہم ترین بحری راستوں "سویز کنال" اور "پناما کنال" پر ان کی کمپنیوں کے اکثر شیئرز خرید کر قبضہ۔ ۱۸۷۹ء میں روتھشیلڈ اور اسکے ساتھی سلیگمان نے پناما کمپنی کی شیئرز کی خریداری کیلئے ۱۵۰ ملین ڈالر دیئے تھے۔

۱۰- فرانس، برطانیہ، امریکا اور کناڈا میں اناج اور دیگر غذائی سامان کی فراہمی پر کنٹرول۔

۱۱- امریکا، برطانیہ، فرانس اور اکثر یوروپی ممالک کے بنکوں پر قبضہ، امریکا میں ۱۹۲۶ء میں ان کی دولت کا اندازہ ۵۰۰ ہزار ملین ڈالر سے لگایا گیا تھا، جس میں ۳۰۰ ہزار ملین ڈالر کی ملکیت صرف روتھشیلڈ کی تھی، جب کہ امریکا کے دیگر دولتمندوں کی ثروت کا اندازہ ۲۵ ہزار ملین ڈالر لگایا گیا تھا۔

۱۲- روس، اسپین، فرانس، جرمنی اور اٹلی میں ہونے والی جنگوں اور انقلابات کی انھوں نے بھرپور مالی مدد کی، اور دونوں عالمی جنگوں کے اخراجات میں بڑا حصہ لے کر انھوں نے اپنے نفع اور مفاد کا زیادہ سے زیادہ انتظام کیا۔

۱۳- لیگ آف نیشنز اور پھر اقوام متحدہ کا اپنے مقاصد و مفادات کے لئے قیام کیا۔

۱۴- انھوں نے ہلیشیا، سموئیل اور سامن خاندانوں کے توسط سے برطانیہ میں، مارگانٹو، برکنز، فرانکفورٹر اور باروخ کے خاندانوں کے ذریعہ امریکا میں، اور بلوم مانڈل زیلس، ڈینیز، زیروسکی خاندانوں کے ذریعہ، فرانس میں، وانشٹائن اور ہائی مین کے ذریعہ بلجیکا میں، زامورا، ازاناس اور روزنبرگ کے ذریعہ اسپین میں، اور کاجونفنش، لیٹ فینوف، کاراگنز اور روٹسکی کے ذریعہ روس میں، تمام پارٹیوں اور حکومتوں پر اپنا قبضہ قائم رکھا، چاہے وہ کمیونسٹ ہوں یا سوشلسٹ یا ڈیماکریٹک۔

۱۵- انھوں نے صحافت، ذرائع ابلاغ، ریڈیو، سنیما گھر، ٹیلی ویژن، اشاعتی اداروں، پبلک لائبریریز، پریس اور ایڈورٹائزمنٹ کمپنیوں پر مضبوط گرفت قائم کی، اپریل ۱۸۴۶ء میں یعنی آج سے ۱۱۸ سال پہلے یہودیوں کے درمیان مسیحیت کے فروغ کی سوسائٹی نے اپنے ایک ماہانہ نشریہ میں لکھا تھا:

''یورپ کی ڈیلی سیاسی صحافت بڑی حد تک یہودیوں کے قبضہ میں ہے، اگر کوئی ادیب یا قلمکار سیاسی طاقتوں پر اثر انداز ہونے کیلئے یہودیوں کے راستہ میں آتا ہے تو یورپ کے اہم ترین اخبارات اس کا سخت تعاقب کرتے ہیں۔''

بتاریخ ۲۶ رجولائی ۱۸۷۹ء لندن کے اخبار (Graphic) نے لکھا تھا:

''یورپ کے براعظم کی صحافت بڑی حد تک یہودیوں کے قبضہ میں ہے۔''

تو آیئے اس کا جائزہ لیں کہ کیسے یہودیوں نے ان ممالک اور ان کی حکومتوں پر اس درجہ اثر ڈالا، اور معاشی، سیاسی، عسکری اور ابلاغی ذرائع و وسائل پر وہ کیسے اس درجہ قابض ہوتے چلے گئے، کہ حکومتوں کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں آگئی، اور انھوں نے یورپ کو نہ صرف اندھا غلام بنالیا، بلکہ ذلت کے ساتھ اپنے مقاصد و مفادات کیلئے اس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس حد تک استعمال کیا کہ یورپ نے انہیں سرزمین فلسطین اپنی عالمی حکومت کے دارالخلافت کے قیام کے لئے سونپ دی۔

۱- **برطانیہ**: یہودیوں کو برطانیہ سے بادشاہ ایڈورڈ اول کے دور ۱۲۹۰ء میں جلاوطن کردیا گیا تھا، لیکن وہ پھر ظالم و جابر حاکم ''کروموئیل'' کے دور میں ۱۶۵۶ء میں برطانیہ میں دوبارہ آباد ہونے میں کامیاب ہوگئے، یہ کامیابی انہیں اس لئے ملی تھی کہ انھوں نے کروموئیل کی بغاوت میں بھرپور مالی امداد کی تھی، اس مالی امداد میں سب سے بڑا حصہ ''منسہ بن اسرائیل'' اور ''موزش کاروگل'' کا تھا، اس مرحلہ پر برطانیہ کے لئے یہودیوں کی تھیلیاں کھل گئی تھیں، اور انھوں نے اس

مرتبہ پچھلے حالات سے سبق لیتے ہوئے اپنے استحکام کے انتظامات پر پوری توجہ مبذول کی۔

یہودیوں نے اپنے اثرات قائم کرنے کے لئے مال کا بے دریغ استعمال کیا اور روتھشیلڈ کا خاندان برطانیہ کے تمام معاملات میں دخیل ہونے کے منصوبہ بند طریقوں کے لئے زبردست مالی امداد فراہم کرتا رہا، یہ وہی خطرناک صہیونی ہے جس نے جرمنی، فرانس، برطانیہ اور امریکا میں اپنا مستحکم جال پھیلانے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔

کرومویل نے جو رواداری کی پالیسی اختیار کی تھی، اس کا یہودیوں نے معاشی، سیاسی اور ثقافتی میدانوں میں بھرپور فائدہ اٹھایا، یہاں تک کہ انہیں اس درجہ نفوذ حاصل ہوگیا کہ ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں ایک یہودی وزیر اعظم بنا، یہ ہی لارڈ بیکونس فیلڈ ہے جس نے ۱۸۷۵ء میں سویز کنال کے مصری شیئرز خرید کر برطانیہ میں ضم کر لئے تھے۔

بیسویں صدی شروع ہوتے ہوتے یہودی برطانیہ میں ایک زبردست طاقت بن چکے تھے، انھوں نے روتھشیلڈ اور سامن کمپنیوں کے ذریعہ برطانیہ کی اقتصادیات، بنک، تجارتی اور صنعتی کمپنیوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ برطانیہ کے حدود میں سونے، الماس، اور پیتل وغیرہ کی کانوں پر بھی وہ قابض ہوگئے، انگلینڈ کے سنٹرل بنک کے- جو کاغذی نوٹ جاری کرتا ہے- اکثر شیئرز انھوں نے خرید لئے، اسی طرح ایران، عراق اور کویت میں برطانیہ کی پیٹرول کمپنیوں کو بھی خرید لیا۔

میدان سیاست میں انھوں نے اس درجہ نفوذ حاصل کیا، کہ لارڈ ریڈنگ حاکم ہندوستان، اور لارڈ ماونٹ بیٹن یہودی تھے، برطانیہ کے شاہی نظام کے ممبران میں مندرجہ ذیل یہودی لیڈران داخل تھے۔

(۱) فیکانیٹ سموئیل (۲) لارڈ ناتھن (۳) لارڈ سلکن (۴) سر ہنری سلسیر (۵) سر پیرس ہارس (۶) سر سڈنی ابرافرے (۷) سر لونیل کوھن (۸) سر فیلکس کاسل (۹) ہار بلیچ (۱۰) اما نمول سٹویل (۱۱) جڑاوٗس۔

ان کے علاوہ ایک لمبی تعداد ان سیاست کاروں اور ممبران کی ہے جو نیم یہودی تھے، ان میں اکثر کو وزارتی مناصب اور عہدے حاصل ہوتے رہے، وزارتی مناصب سے کم دیگر مناصب پر تو بے شمار یہودی فائز ہوئے۔

یہودیوں کے برطانیہ پر اثرات نے برطانوی قوم کو مسخ کرکے رکھ دیا، لندن کی میونسپلٹی کے صرف ایک الیکشن میں ۲۷ ریہودی کامیاب ہوئے، تمام برطانوی پارٹیوں پر بھی یہودیوں نے قبضہ کر رکھا ہے، کنزرویٹو ہو، یا لیبر، کمیونسٹ ہو یا لبرلسٹ ہر پارٹی ان کو راضی کرنے اور ان سے مالی امداد کی بھیک مانگنے میں لگی رہتی ہے، برطانیہ کا کوئی بھی حکمراں یا ذمہ دار شخص یہودی شکنجہ سے باہر نہیں ہے، یہودیوں نے انہیں اپنی مضبوط گرفت میں لے رکھا ہے۔

برطانیہ میں یہودی صحافت

اٹھارہویں صدی کے اواخر سے یہودیوں نے برطانوی صحافت پر بھی اپنے پنجے گاڑ دیئے ۱۷۸۸ء میں جب "ڈیلی ٹائمز" نکلا تو یہودیوں نے اسے خرید لیا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن، اس اخبار کا چیف اڈیٹر یا خارجی، داخلی

مالی یا سیاسی مسائل کا ایڈیٹر ہمیشہ یہودی رہا، ۱۹۰۸ء میں جب اس کی ملکیت ایک کمپنی کے ہاتھ میں آئی تو اس کے بنیادی ممبران یہودی تھے۔

۱۸۵۵ء میں یہودیوں نے ڈیلی ٹیلی گراف خرید لیا، اور پھر دھیرے دھیرے تمام اہم اخبارات ان کی ملکیت میں آ گئے، صحافت اور وسائل ابلاغ کے ذریعہ اسمبلی اور پارلیمنٹ میں بھی ان کی بڑی تعداد پہنچ گئی، انگریز بتدریج یہودیوں کی غلامی میں جکڑ لئے گئے، ونسٹن چرچل جو بڑا باجبروت اور ذہین لیڈر تھا عالمی یہودیت کا ایک ادنیٰ خادم بنا ہوا تھا، اور اس پر فخر کرتا تھا کہ وہ ''اصلی صہیونی'' ہے چرچل کے نقش قدم پر تمام سیاسی زعماء اور عسکری حکام بھی چلتے رہے، اپنی قوم کے مفادات کے خلاف یہودیوں کی عالمی مخفی حکومت کی خدمت کو انھوں نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔

جہاں تک ماسونی (Freemason) تحریک کا تعلق ہے، اس نے شروع ہی سے برطانیہ کو حریت، برادری، اور مساوات کے خوش کن نعروں سے مسحور کر کے اپنا مرکز بنا لیا تھا، ماسونی لاج برطانیہ اور اسکاٹ لینڈ میں پہلے قائم ہوئے، پھر دیگر ممالک میں انکا جال پھیلتا چلا گیا، ماسونیت نے اپنی تخریب کاریوں کے ذریعہ انگریز کی شخصیت تحلیل کر کے اور اس کی عیسائیت کو بالکل بے حس، نیم مردہ یا مردہ کرنے کے بعد یہودیت کا ضمیمہ اور ایک ادنیٰ خادم بنا دیا۔

۲- **فرانس**: ۱۷۸۹ء کے انقلاب فرانس کے بعد فرانس میں یہودیوں کا اثر و نفوذ بڑھنا شروع ہوا، انقلاب فرانس کے برپا کرنے اور اس کو مشتعل رکھنے میں یہودیوں کا بڑا کردار رہا ہے۔ لندن سے ''بنیامن گولڈ اسمتھ اور اس کا بھائی ابرام اور موسیٰ موکاٹ'' اور اس کا داماد ''موسیٰ مونیٹوری'' اس کو ایندھن فراہم کرتے رہے، اور برلین سے ''دانیال اٹزک'' اور ''ڈیوڈ فرائڈ لانڈر'' اور ''ہرزشر بیر'' انقلاب فرانس کی مدد کرتے رہے، انقلاب فرانس کا نتیجہ کیا نکلا؟

فرانسیسی قوم یہودیوں کے طے کردہ راستہ پر سفر کرنے لگی، معاشرتی اور تمدنی زندگی بے حیائی اور انارکی کے سیلاب میں بہنے لگی، نصف صدی میں یہودیوں نے فرانس کو بدکاری کا ایک اڈہ بنا دیا۔

یہودیوں نے فرانس میں بھی اپنی وہی پالیسی اختیار کی جو برطانیہ میں کامیاب ہو چکی تھی، فرانس کی سیاست، معاشیات اور ذرائع ابلاغ پر وہ قابض ہو گئے، دو عالمی جنگوں کے نتیجہ میں فرانس میں یہودیوں کے اثر و نفوذ کا یہ عالم ہوا کہ فرانس یہودیوں کی ایک کالونی بن کر رہ گیا، فرانس کے سیاسی معاشی اور عسکری ڈھانچہ میں کیا زبردست تبدیلی رونما ہوئی اسے آپ اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ بیسویں صدی کے نصف اول کی تمام فرانسیسی نمایاں شخصیات یہودی تھیں۔

لیون بلوم	وزیر اعظم
فنسان اوریول	صدر جمہوریہ

ربینہ مائیر	صدر جمہوریہ کئی مرتبہ وزیر ہوئے
جول موخ	صدر جمہوریہ
دانیال مائیر	صدر جمہوریہ
ماریس شومان	صدر جمہوریہ
فروسر	صدر جمہوریہ
موریس بٹنش	صدر جمہوریہ
ہیروی الونڈ	اٹلانٹک کونسل میں فرانس کے دائمی نمائندہ
م بوریز	صدر کمیونسٹ پارٹی
منڈس فرانس	وزیر اعظم
جاک چڑن	کئی مرتبہ وزیر ہوئے
ہنری الور	کئی مرتبہ وزیر ہوئے
گاسٹن بالوسکی	محکمہ ایٹمی طاقت کے ذمہ دار
د-مارگولین	یوروپین کوآپریٹو معاشی فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری
اے-مانٹو	جنرل ڈی گول کے سکریٹری
جے گرنفال	سفیر-اور حاکم مراکش
سوسٹیل	سفیر، اور حاکم الجزائر
اڈجر فور	وزیر اعظم
جارج لوری	صدر مملکت کے دائمی مشیر اور ایڈیٹر اخبار
اندریہ یلم	تأسیسی کونسل کے نائب صدر
ریمون آردن	سوربون یونیورسٹی کے پروفیسر
لوئی جوکسی	ماسکو میں فرانس کے سفیر
دانیال لیوی	ہندوستان، جاپان اور چیکوسلواکیہ میں سفیر فرانس
لیون میس	فرانس کے چیف جسٹس
جولین کین	صدر نیشنل لائبریری

رابرٹ ہرشی	ڈائرکٹر مخابرات (محکمہ جاسوسی)
و-بوم جارٹز	فرانسیسی بنک کے آڈیٹر جنرل
ہنڈٹوریز	امریکا میں فرانسیسی صحافت کے نمائندہ
لیوکوورسکی	ڈائرکٹر اٹامک لیبارٹری
جنرل گوینگ	جرمنی کے مقبوضہ علاقہ میں فرانسیسی فوج کے کمانڈر، اور وزیر دفاع
جنرل زنوئی پیسکوف	جاپان میں فرانسیسی افواج کے کمانڈران چیف
اڈمیرل لوئی کان	صدر N.A.T.O. اور ایک مرتبہ فرانس کی مسلح افواج کے جنرل سکریٹری رہے
جنرل بیلو	وزیر دفاع
جنرل بیر برساک	یوروپ کی متحدہ افواج کی ہائی کمان کے کمانڈرانچیف
رابرٹ والکو	نورمبرگ مقدمہ میں فرانس کے نمائندہ
ھ-الفانڈ	ماسکو میں بعض علاقوں کے بارے میں گفت وشنید کیلئے فرانس کے نمائندہ
ر-کاچ	

یہ نام اختصار کے ساتھ دیئے گئے ہیں، اگر ان لوگوں کے ناموں کا استقصاء کیا جائے جو فرانس کے مختلف شعبہ ہائے حیات میں اہم ترین اور حساس مقامات اور مناصب تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے، تو صرف فہرست کے لئے کئی جلد درکار ہوں گی۔

جہاں تک فرانس کے ذرائع ابلاغ کا تعلق ہے، تو برطانیہ کی طرح یہودی فرانس کے ذرائع ابلاغ پر بھی پوری طرح قابض ہو گئے، انھوں نے نہ صرف یہ کہ فرانسیسی پرچوں اور رسالوں کو خرید لیا، بلکہ اپنے میگزین اور اخبارات جاری کئے، خالصۃ یہودی جرائد کی تعداد ۳۶ تھی، بعض پرچے ''یدیش'' (یوروپ کے یہودیوں کی زبان) میں اور متعدد پرچے فرانسیسی زبان میں جاری کئے، ذرائع ابلاغ کے استعمال کے نتیجہ میں انھوں نے فرانسیسیوں کے ذہن و دماغ کو اس درجہ متاثر کر دیا کہ اب وہ ''کوہین'' اور ''حائیم'' کے عینک سے ہی حقائق کو دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں، کمال یہ ہے کہ یہودیوں نے فرانسیسی ہیرو ''بیٹن'' کو خائن اور مجرم قرار دیا، اور ''بلوم''، ''مندلیس''، ''سوسٹیل'' وغیرہ مجرمین اور خائنین کو وزارت عظمی کی کرسی تک پہنچا دیا۔

۳- **روس میں** : زار روس کی حکومت سے یہودیوں نے زبردست انتقام لیا، جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ عیسائیت کے استحکام و فروغ کیلئے مستحکم ستون کی حیثیت رکھتی تھی، اور اس نے یہودیت اور صہیونیت پر روک لگا رکھی

تھی، اور جب بھی یہودیوں کی ریشہ دوانیوں سے کسی روسی شہر کی معاشیات متاثر ہوئی تو زار روس کی حکومت نے یہودیوں کے خلاف سخت ترین کارروائیوں سے گریز نہ کیا، یہودیوں کی مخفی حکومت نے روس سے عیسائیت کی جڑیں اکھاڑنے اور روسی قوم سے انتقام لینے کا فیصلہ کیا، اس پس منظر میں ۱۹۱۷ء کے بالشویک انقلاب کو دیکھنا چاہئے، اس انقلاب کی زبانی، عملی، مالی، اور منصوبہ بندی کی کوششوں کے پیچھے مندرجہ ذیل شخصیات نمایاں تھیں۔

TROTSKY	ٹروٹسکی	۱
SVERDLOY	سوردلو	۲
KAMENEV	کامنیف	۳
SOKOLNIKOFF	سوکول نکو	۴
URITSKY	ارٹسکی	۵
LITVINUFF	لتونوف	۶
ZINOVINV	زینونوف	۷
RADERK	راڈرک	۸
KAGANOVITCH	کاجانووچ	۹
STALIN	اسٹالین	۱۰

یہ سب سخت متشدد یہودی تھے، اسٹالین کی بیوی یہودی تھی۔

بالشویک انقلاب کی مالی امداد میں پیش پیش مندرجہ ذیل یہودی تھے۔

۱- ماکس واربرگ Warburg

۲- اسکا بھائی پال Paul یہ دونوں نیویارک کی Kuhnloeb & Co یہودی کمپنی سے متعلق تھے۔

۳- کراسن Krassin

۴- فرسٹنبرگ Furstenberg

انقلاب کے ابتدائی ایام ہی میں یہودی اقتدار پر قابض ہو چکے تھے، انھوں نے انقلاب کے دوران اور اس کے بعد کروڑوں انسانوں کو قتل کر کے روسی قوم سے تاریخ کا بدترین انتقام لیا، انقلاب کے بعد سیاسی انتظامات میں جو چہرے سامنے آئے، ان میں یہودیوں کی نمائندگی حسب ذیل تھی:

۱	لینن	مبہم
۲	اسٹالین	اس کی بیوی یہودی تھی
۳	ٹروٹسکی	یہودی
۴	کامیف	یہودی
۵	سوکول نکو	یہودی
۶	زینوف	یہودی
۷	پتوف	روسی

انقلاب کے ذمہ داروں اور جنگی انتظامات کے جنرلوں میں یہودیوں کا تناسب مندرجہ ذیل تھا:

۱	ٹروٹسکی	Trotsky	یہودی
۲	جوف	Joffe	یہودی
۳	بوکیج	Bokij	قفقازی
۴	پوڈووسکی	Podwoiski	روسی
۵	مولوٹوف	Molotov	اس کی بیوی یہودی تھی
۶	نیوسکی	Newski	روسی
۷	انشلخت	Unhschlicht	یہودی
۸	یورٹسکی	Uritski	یہودی
۹	سویرڈلوف	Swerdlov	یہودی
۱۰	انتونوف	Antonov	روسی
۱۱	میکونوسنین	Mechondscnin	روسی
۱۲	گوسیف	Gussev	یہودی
۱۳	ارمجیف	Ermenjev	روسی
۱۴	جرجنسکی	Djerjinski	پولینڈ کا

۱۵	دبنکو	Dybenko	یوکرین کا
۱۶	راسکول نکو	Raskolnikov	روسی

بالشویک انقلاب کے ایک سال بعد روسی حکومت کے محکموں میں کس قدر یہودی اثر و نفوذ قائم ہو چکا تھا، اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے لگائیے:

نام ادارہ	مجموعی ملازمین	یہودیوں کی تعداد
انقلاب کے بعد حکومت کے وزراء	۲۲	۱۷
جنگی منتظم	۴۳	۳۴
کمیٹی امور داخلہ	۶۴	۴۵
کمیٹی امور خارجہ	۱۷	۱۳
مالی امور	۳۰	۲۶
عدالتی امور	۱۹	۱۸
محکمہ صحت	۵	۴
امور تعلیم	۵۳	۴۴
محکمہ تعمیرات	۲	۲
روسی ریڈ کراس	۸	۸
صوبائی ڈائرکٹریٹ	۲۳	۲۱
صحافت	۴۲	۴۱
ملازمین کی جائزہ کمیٹی	۷	۵
زار روس اور اس کے خاندان کے قتل عام کی تحقیقات کمیٹی	۱۰	۷
اعلیٰ معاشی کمیٹی	۵۶	۴۵
موسکو میں ملازمین اور فوج کا دفتر	۲۳	۱۹
چوتھی سویت کانفرنس کی مرکزی کمیٹی	۳۴	۳۳
پانچویں سویت کانفرنس کی مرکزی کمیٹی	۶۲	۳۴

کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی	۱۳	۹
ٹوٹل	۵۳۲	۴۲۵

ظاہر ہے کہ ان تمام محکموں میں یہودیوں کا اوسط تناسب ۸۰٪ فیصد تھا، اسٹالین کے زمانے میں سویت یونین میں یہودیوں کا اثر ونفوذ زبردست رہا وہی سیاست کی ہائی کمان کے ذمہ دار تھے، خردشچوف کی حکومت کے دور سے یہودیوں کی گرفت کمزور پڑنا شروع ہوئی، یہودیوں کی مخفی حکومت نے جب یہ اندازہ کرلیا کہ خردشچوف صہیونی گرفت سے باہر ہے، اور وہ یہودیوں کے فلسطین منتقل ہونے کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے، تو عالمی یہودی حکومت نے سوویت یونین کے خلاف زبردست مہم شروع کی اور اس پر یہ الزام لگایا، کہ یہ ''سامی دشمن'' حکومت ہے، آج یہ پروپیگنڈہ زور وشور سے چل رہا ہے کہ سوویت یونین میں یہودیوں پر ظلم ہو رہا ہے، (خیال رہے کہ یہ بات ۱۹۶۴ء کی ہے) میں نے ماسکو ریڈیو کی نشریات میں یہودی پروپیگنڈہ کی تردید کے سلسلہ میں یہ بیان پڑھا تھا۔

''سوویت یونین کی آبادی ۲۲۵ ملین ہے، ان میں دو ملین (۲۰ رلاکھ) یہودی سوویت یونین میں شہریت کے تمام حقوق سے مستفید ہو رہے ہیں، جس کی دلیل یہ ہے:

۷۷ رہزار یہودی طلباء یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔

۴۲۷ رہزار معاشی ماہرین یہودی ہیں۔

۳۶ رہزار سائنسداں یہودی ہیں۔

تردیدی بیان میں یہ بھی کہا گیا تھا، کہ یہودی **1,5%** فیصد ہیں، ان کی نمائندگی کی فیصد مندرجہ ذیل ہے:

۱۴،۷٪ ڈاکٹر ہیں۔

۱۰،۴٪ وکلاء ہیں۔

۱۴٪ رائٹرز ہیں۔

۶۳٪ فنکار ہیں۔

۲۳٪ موسیقار اور میوزک کے موضوع کے قلم کار ہیں۔

اور یہ کہ ۷۶۴۷ یہودی، حکومت کے اہم مناصب اور عہدوں پر فائز ہیں، یہ عہدے سوویت اعلیٰ کونسل کی ممبر شپ سے لے کر میونسپلٹی کی ذمہ داریوں پر محیط ہیں، ایک تعداد فوجی جنرلوں کی یہودی ہے۔

انکے متعدد روزنامے ہیں، اور سوویت یونین کے اکثر پرچوں اور روزناموں میں وہ کسی نہ کسی حیثیت سے شریک ہیں۔